سوال نمبر 2:
جواب:

(1) تعارف:

دین اسلام میں بہت ساری خوبیاں ہے۔ لیکن توحید کی خوبی اصلی سب سے زیادہ نمایاں اور پیش رفت خوبی ہے۔ اسلام ایک خدا کے ماننے کا قائل ہے۔ اللہ کے ذات پر کامل بھروسہ رکھنا کہ وہ اکیلا ہے یکتا ہے۔ اللہ کو کسی لئے کے کوئی ضرورت نہیں ہے۔ سب اللہ کے محتاج ہے۔ توحید صرف اللہ کی ذات کے ایک ہونے تک محدود نہیں ہے بلکہ اللہ کی ذات جیسے ذات میں اکیلا ہے ویسے ہی اللہ کی ذات صفات اور صفات کے تقاضوں میں تنہا ہے۔ اسلام کی یہ خوبی اس کے تمام عقائد کی بنیاد ہے۔ اگر ایک شخص اللہ کی واحدیت کا قائل نہیں وہ اللہ کو تنہا نہیں مانتا تو پھر چاہیے وہ جو کرے وہ مسلمان نہیں کہلائے گا۔ اس کے انسان کی زندگی پر بے شمار اثرات ہے۔ اور یہ عقیدہ انسانی زندگی میں انفرادی اہمیت کا حامل ہے۔

(2) توحید کے معنی و مفہوم:

توحید کے معنی ہے یکتا جاننا، اکیلا ماننا کے ہے۔ اس کا مفہوم ہے کہ اللہ کی ذات وحدہ لا شریک ہے۔ اس کا کوئی ہمسر اور شریک نہیں ہے۔ اللہ کی ذات قادر مطلق ہے۔ صرف اس کا حکم چلتا ہے۔ اس پوری دنیا پر صرف اللہ کی حکمرانی ہے۔ اور اللہ کے ساتھ اس حکمرانی میں کوئی بھی شراکت دار نہیں۔ اللہ کی ذات ہر عیب اور برائی سے پاک ہے۔

(3) اسلام میں توحید کا نظریہ:

اسلام میں نظریہ توحید اس بات کی وضاحت کرتا ہے اگر کسی شخص نے دین اسلام میں داخل ہونا ہے تو سب سے

CamScanner

اس نے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرنا ہوگا اور دل سے اسکو
تسلیم کرنا ہوگا۔ اس کائنات کو بنانے اور چلانے والی ذات
اللہ کی ہے

ام خلقوا من غیر شیء ام ھم الخالقون ○ ام خلقوا
السموات والارض بل لا یوقنون

وہ کہتے ہے کہ زمین و آسمان اپنے آپ بن گئے یا اپنے
خالق آپ ہے۔ حالانکہ انکو بنانے والا اللہ ہے لیکن
وہ یقین نہیں کرتے

اس کائنات کو اللہ نے 6 دن اور راتوں میں بنایا۔
اور یہ چاند اور سورج کی پیدائش اللہ کا خدا ہونے
کی وضاحت کرتے ہے۔

ام خلقو السموات والارض واختلاف لیل و نہار
لایت ۔۔۔
آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش میں اور
دن رات کے بدلنے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں
ہے

اللہ جو بھی کام کرتے ہے وہ ہر طرح کی غلطی اور نقائص سے
پاک ہوتا ہے

ما تری فی خلق الرحمن من تفوت فرجع البصر
ھل تری من فطور

ذرا دیکھو پھر رحمن کی آفرینش میں خلل
نظر آتا ہے۔

4 توحید کی اقسام:

(i) توحید فی الذات:

اللہ کی ذات کو نہ کسی سے جنا ہے اور نہ تو اس نے کسی کو جنا ہے۔ وہ اکیلا ہے۔ وحدہ لا شریک ہے۔ اس جیسا کوئی نہیں ہے۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔

قل ھو اللہ ھو احد ۰ اللہ الصمد ۰ لم یلد و لم یولد ۰ . . .

کہہ دو کہ اللہ ایک ہے۔ وہ صمد ہے۔ نہ اسے کسی نے جنا ہے اور نہ اس نے کسی کو جنا ہے۔

(ii) توحید فی الصفات:

اللہ کی ذات کے اندر جو صفات ہے اس میں کسی کی شراکت داری نہیں۔ دنیا کی تمام صفات اللہ کے اندر موجود ہے اور ہر عیب سے اللہ پاک ہے۔ اللہ کے اندر بے شمار صفات کا مالک ہے۔

اللہ ھو لا الہ الا ھو الحی قیوم ۰ لا تاخذہ سنۃ ولا نوم . . .

کہہ دو کہ اللہ ایک ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ آسمان اور زمین کا سارا نظام اس کی تدبیر پر مبنی ہے۔ اس کو نیند آتی ہے نہ اونگھ۔

(iii) توحید فی الافعال:

اللہ کی ذات کو کسی کام کو سرانجام دینے کے لیے کسی نوکر چاکر اور لشکر کی ضرورت نہیں۔ وہ بس کہتا ہے ہو جا تو وہ کام ہو جاتا ہے۔

انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون

اس کا معاملہ تو یہ ہے کہ جب وہ کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ کام ہو جاتا ہے

(5) توحید کے انسانی زندگی پر اثرات

توحید کے انسانی زندگی پر بے شمار اثرات ہیں۔ ان اثرات کو انفرادی اور اجتماعی حصوں میں بانٹا دیا ہے۔

انفرادی اثرات:-

(1) عزتِ نفس:

عقیدہ توحید کا سب سے بڑا اثر جو انسان پر ہوتا ہے وہ یہ ہے اس میں عزت و نفس جنم لیتی ہے۔ انسان اس بات کو سمجھ لیتا ہے کہ سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ تو پھر میں اوروں سے کیوں مانگوں۔ اس سے انسان میں خودداری جنم لیتی ہے۔ وہ کسی کے سامنے سوالی نہیں ہوتا بلکہ اللہ سے اپنی ہر حاجت طلب کرتا ہے۔

"یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزاروں سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات"

(2) شجاعت اور دلیری:

انسان اس بات سے بہرہ ور ہو جاتا ہے اللہ کی ذات سب سے زیادہ طاقتور ہے۔ سب اللہ کے سامنے کمزور ہیں۔ اللہ جس کو چاہے سزا دے اور جس کو چاہے انعام۔ اللہ کی ذات سب سے زیادہ انصاف کرنے والی ہے۔ چنانچہ یہ یقین انسان کو بہادر بناتا ہے۔ ہر ایک ظالم اور برے حالات کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بناتا ہے۔

Date

(3) نفس کی غلامی سے نجات:

خواہش کی پرستش کرنے والا کبھی بھی نفس کی غلامی اختیار نہیں کرتا۔ انسان اس بات کو جان لیتا ہے میں نے نفس اور خدا میں سے کسی کو ایک چننا ہے۔ اب جب وہ یہ جانتا ہے کہ اللہ ذات سے میری ذات کو زیادہ فائدہ ہے تو وہ اللہ کی ذات کی غلامی اختیار کر کے نفس کی غلامی کو طلاق دیتا ہے۔

کیا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے اپنے نفس کو غلام بنا ہوا ہے

(4) عاجزی و انکساری

انسان کو جب اللہ کی طاقت کا احساس ہوتا ہے تو اس کے اندر عاجزی و انکساری پیدا ہوتی ہے کیونکہ اللہ غرور کو ناپسند فرماتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے

مغرور انسان جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھ پائے گا۔ اس لیے انسان میں جھکاؤ پیدا ہوتا ہے۔ ہر ایک سے وہ خوش اخلاق اور پیار و محبت سے ملتا ہے۔

(5) صبر و توکل:

توحید سے انسان کے اندر صبر جیسی صفات جنم لیتی ہے۔ انسان کو اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اللہ کی ذات صبر کو پسند فرماتی ہے اور اللہ صبر کرنے والوں کیساتھ ہے۔

ان اللہ مع الصبرین

بے شک اللہ صبر کرنے والوں کیساتھ ہے

اللہ کا ساتھ حاصل کرنے کے لیے انسان اپنے اندر اس خوبی کو پیدا کرتا ہے۔

اجتماعی اثرات

(1) بھائی چارگی کے احساس پیدا ہونا:

توحید سے معاشرے میں بھائی چارگی جنم لیتی ہے جب انسان اس بات کو جانتا ہے سب کا رب ایک ہے اور اس کی خوشنودی مجھے اس امر کو پورا کرنے کا ملی گی تو انسان اسی لیے ہر عمل کی کوشش کرتا ہے۔ قرآن میں اللہ فرماتا ہے

انما المؤمنون اخوۃ

تمام مسلمان بھائی بھائی ہے

(2) حقوق و فرائض کی انجام دہی:

توحید سے انسان کے اندر حقوق و فرائض کے پورا کرنے کا جذبہ آتا ہے۔ انسان اپنی ذمہ داریاں پوری کرتا ہے اور دوسروں کے حقوق۔ انسان اس بات سے آگاہ ہو جاتا ہے اگر میں نے ایسا نہیں کیا تو مجھ پر قہر الٰہی نازل ہو گا۔ حدیث کا مفہوم ہے

قیامت میں کچھ لوگ آئے گے جن کے پاس پہاڑوں کے برابر اعمال ہوں گے لیکن جہنم میں ڈال دیے جائے گے کیونکہ لوگوں کے حق کھایا ہو گا۔

چنانچہ اس صورتحال سے بچنے کے لیے وہ حقوق و فرائض کو انجام دیتا ہے۔

(3) احتساب کا خوف:

انسان کو اس بات کا احساس ہوتا ہے اللہ نے میرا حساب لینا ہے۔ جو کچھ میں دنیا میں کروں گا اس کا جواب اللہ کو دینا ہے اس لیے میں اپنے اعمال درست کر دو۔ قرآن میں اللہ فرماتا ہے

اقترب للناس حسابھم و ھم فی غفلۃ معرضون

لوگوں پر حساب کا وقت آ پہنچا ہے مگر وہ غفلت میں ہے

(4) دوسروں مذاہب سے ہم آہنگی:

توحید انسان کے اندر اس بات کا تصور پیدا کرتی ہے کہ سب کا خالق ایک ہے اور اللہ کو اپنے بندوں سے بہت پیار ہے لیکن یہ بندے اللہ کی ذات سے نا آشنا ہیں۔ اس لیے ان سے نفرت نہیں کرنی بلکہ ان سے پیار کرنا چاہیے کیونکہ یہ لوگ اگر ہمارے اس پیار بھرے رویے سے متاثر ہو گئے تو اللہ کی ذات کو سے بہت خوش ہوگی.

(5) خلاصہ بحث:

چونکہ اللہ کی ذات ﷻ لاشریک ذات ہے۔ اللہ ہر جگہ موجود ہے۔ اللہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اس کو روکنے والا کوئی نہیں۔ اللہ کی ذات دلوں کے حال سے اور دماغوں کے تصورات سے باخبر ہے۔ اس یقین کے بعد انسان کی زندگی بدل جاتی ہے۔ وہ خود کو اللہ کی مرضی کے مطابق بنانا چاہتا ہے۔ اور دماغ کے باطل خیالات کو نظر انداز کرنا شروع ہو جاتا ہے

CamScanner

سوال نمبر ۵ :
جواب :

تعارف:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو ہر زندگی کے پہلو میں انسان کی رہنمائی فرماتا ہے۔ اسلام سیاسی محاذ میں بھی انسان کا رہنما ہے۔ اسلام سیاسی نظام بہت سی خصوصیات کا حامل ہے۔ اسلامی سیاسی نظام میں حاکمیت اعلیٰ اللہ کی ہے۔ انسان زمین پر اللہ کا خلیفہ ہے۔ خلیفہ کا چناؤ اور تمام معاملات شورائیت کے نظام سے طے ہوں گے۔ یہ نظام ریاست کو فلاحی ریاست بنانے والا۔ قانون سازی سنت اور قرآن کی روشنی میں ہوگی۔ اقلیتوں کو ان کا حقوق دیا جائے گا۔ احتساب کا نظام اس سے قائم ہوگا۔ اس سیاسی نظام سے موجودہ سیاست میں موجود بہت سے مسئلے حل ہوں گے مثلاً دھاندلی کا مسئلہ، حالت زر ملوث کا مسئلہ، عدلیہ کی جانبداری کا مسئلہ، لیڈر پر غیر اسلامی ہونے کے الزامات اور مذہبی اور غیر مذہبی طبقے کو قانون سازی کے مسئلے پر جوڑنے والا۔

اسلامی سیاسی نظام کی خصوصیات

حاکمیت اعلیٰ اللہ کی ہے:

اسلامی سیاسی نظام میں حاکمیت اعلیٰ اللہ سے وابستہ ہے۔ مغرب یہ حق لوگوں کو حاصل ہے۔ اللہ کی ذات کو خوش کرنا اور اسلام کی بقا اسلامی سیاسی نظام کے اولین مقاصد میں سے ہیں۔ یہ جو کچھ دیا ہے اللہ نے دیا ہے۔ اللہ چاہے تو لے لے۔ اس لیے اللہ کی حاکمیت ہے اور اس کے سامنے ساری مخلوق اور سارے نظام ہیچ ہے

لہ ملک السموات والارض، یحیی و یمیت وھو علی کل شئ قدیر

زمین و آسمان کا مالک اللہ ہے اور زندگی موت سب اللہ کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

Date

(۲) انسان زمین پر اللہ کا خلیفہ ہے

انسان زمین میں اللہ کا خلیفہ ہے۔ یہ خلافت اللہ نے انسان کو سونپی ہے اور وہ زمین پر اللہ کا نمائندہ ہے اللہ فرماتا ہے

وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً

اور جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین پر اپنا خلیفہ بھیجنا چاہ رہا ہوں

اے داؤد ہم نے تمہیں زمین پر اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا

چونکہ انسان زمین پر اللہ کا خلیفہ ہے اس لیے اللہ کا حکم ماننا اور نافذ کرنا ضروری ہے

(۳) شورائیت کا تصور:

اسلامی سیاسی نظام شورائیت کے تصور پر مبنی ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اس نظام کے امور مشورے سے طے پائیں گے۔ خلیفہ کے چناؤ سے لیکر ریاست کے چھوٹے سے چھوٹا مسئلہ مشورہ سے طے پائے گا۔ اللہ فرماتا ہے

وَشَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ

اور اپنے کاموں میں ان سے مشورہ کر لیا کریں

وَاَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ

اور ان کے تمام امور کو مشورے سے طے پاتے ہیں

مغرب میں ووٹ کا تصور ہے جس کے کئی سے نقصانات ہیں۔ شوریٰ کے لوگوں کی تعلیقات اس بات پر ہوگی کہ انہوں نے دین اسلام پر ایمان کب لایا، دین کے لیے کیا خدمات دی اور

Date

کردار کیا ہے۔ اس شوریٰ میں آنے والوں میں مومنوں کا
فق ہی کیو کا۔ یہ شوریٰ ایماندار ہوگی۔ یہ خلیفہ کے احتساب
کی کرنے کی اور اسکو چنے اور اسکی معاونت

(4) قرآن و سنت کے مطابق قانون سازی:

یہ انتہائی اہم اصول ہے۔ جب خلافت الٰہی اللہ کی ہے تو
اس ریاست پر جو قانون بنیں گے وہ بھی اللہ اور اسکے رسول کے
ارشادات پر مبنی ہوں گے۔ اسلامی ریاست میں صرف اسلامی
قوانین رائج کیے جائیں گے۔ قانون سود اسلامی قرآن اور
سنت سے واقف ہو اور اجماع قیاس اور اجتہاد سے
بھی وہ خوب ماہر ہو تاکہ نئے مسائل کا حل ڈھونڈنے
میں کسی قسم کی کوئی دقت نہ ہو

(5) مسلمانوں کو انکے حقوق دیے جائیں

اسلامی ریاست پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنے سیاسی نظام جو
اسلام کے مطابق ہے اسکے ذریعے تمام مسلمانوں کو انکے
حقوق مہیا کرے۔ کسی بھی حقوق کو دینے میں انکو ستایا
نہ جائے۔ زندگی کے حقوق، مساوات اور برابری، عزت، دینا،
مال کی حفاظت، انصاف کی فراہمی اور تعلیم کا حق یہ
سب حقوق تمام لوگوں کو بلا تفریق مہیا کیا جائے۔ یہ
حقوق اسلامی سیاسی نظام کی سب سے بڑی خوبی ہے
جس سے معاشرہ میں امن و امان اور خوشحالی پیدا
ہوتی ہے۔ لوگ چین سے زندگی گزارتے ہیں۔ محبت
پھیلتی ہے اور نفرتیں مٹتی ہیں۔ اگر نہیں دیا تو
اللہ کے سامنے جواب دہ ہوگا۔
مثلاً سینگ والی بکری کا بدلہ بے سینگ والی
بکری سے لیا جائے گا۔

جنادہ اللہ ہر کسی کو اسکا حق دینا کا حکم دیتا ہے۔

(6) **فلاحی ریاست کے قیام کا ضامن نظام:**

اسلامی سیاسی نظام کے ایک اور خوبی یہ ہے کہ یہ فلاحی ریاست کے قیام کو یقینی بناتا ہے۔ لوگوں کی زندگی کو آسان بناتا ہے۔ انکی تمام ضروریات کو پورا کرنا انکی ذمہ داری ہوتی ہے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہے

دریا دجلہ پر اگر ایک بکری کا بچہ بھی مرتا ہے تو اس کا ذمہ دار بھی عمر ہو گا۔

اس لیے ریاست میں سے غربت، گداگری، استحصال اور حق تلفی جیسی بیماریاں ختم ہو جاتی ہے۔ امن ہی امن ہوتا ہے۔

اسلامی سیاسی نظام کا درپیش عصری مسائل کا حل فراہم کرنا:

(1) **الیکشن میں دھاندلی کا حل:**

شورائیت والا نظام دھاندلی کا بہترین حل ہے۔ جب لوگ اپنی رائے دے گے اور خلیفہ کا انتخاب ہو گا تو کسی قسم کی دھاندلی کی گنجائش نہیں رہی گی۔ اکثریت کی رائے پر جب فیصلے ہو گا تو کسی کو بھی شکایات نہیں ہو گی۔

(2) **جانب دار حکومت کے مسلے کا حل:**

دور جدید میں ایک بڑی سنی جاتی ہے کہ فلاں حکومت فلاں طبقے کی طرف زیادہ مائل ہے یا فلاں سیاسی پارٹی کی طرف۔ جب مشورہ سب کے سامنے ہو گا تو ہر طرح کی جانب داری کا تصور ذہن سے نکل جانے والا معاشرے میں یکسانیت اور سب لوگ ہم خیال ہو جائے گے۔

(3) **نااہل لیڈر کے چناؤ کا حل:**

مغربی سیاسی نظام میں لیڈر کا چناؤ ہر فرد شخص کر

سکتا ہے جو 18 سال کا ہو۔ جبکہ ہر طرح کے لوگ خاص کر اس میں شامل ہونے سے لیڈر کے چناؤ میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اسلامی شورائی نظام میں صرف اہل افراد داخل ہو سکتے ہیں۔ وہ باشعور ہوں گے، اہل معاملہ ہوں گے، پڑھے لکھے ہوں گے۔ صحیح فیصلہ کریں گے اور کسی لیڈر کو چنیں گے تو نااہل ہونے کا اندیشہ کم ہو گا

④ **لیڈر پر غیر مذہبی ہونے کے الزامات کا حل:**

اسلام میں لیڈرز کو قرآن و سنت کا عالم ہونا ضروری ہے۔ اگر اس بات کو کسی مذہب پر لاگو کیا جائے تو جو بھی کسی ریاست کا لیڈر ہو ایسا چاہیے کہ وہ اپنے مذہب کا عالم ہو۔ تاکہ اس پر غیر مذہبی ہونے کے الزامات جھوٹے ثابت ہو جائیں اور سیاسی وحدت قائم رہے

⑤ **قانون سازی کے متعلق مسئلوں کا حل:**

اسلام میں قانون سازی قرآن اور سنت کے مطابق ہوگی۔ جمہوری ریاست میں مختلف قسم کے لوگ ہوتے ہیں کچھ اسلامی اور کچھ غیر اسلامی۔ اب جب ملک میں کوئی قانون بنایا جاتا ہے تو یہ بحث شروع ہوتی ہے کہ قانون کیسا ہو۔ تو یہ سوال اسلامی سیاسی نظام نے حل کر دیا کہ قانون ریاست کے دین کے مطابق ہو

خلاصہ بحث

اسلام کا سیاسی نظام بہترین سیاسی نظام ہے جو ہر طرح کے عیب اور مسئلوں سے کوسوں دور ہے۔ اس میں ہر وہ خوبی شامل ہے جو کسی کار دست نظام نظامِ حکومت میں ہونی چاہیے۔ پس اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اس سیاسی نظام کو پوری طرح اپنائیں اور غیروں کے دیے ہوئے نظام کو اب خیر آباد کہیں

سوال نمبر ۱
جواب

تعارف:
اسلام نے عورتوں کو جو تحفظ دیا ہے وہ آج تک کسی مذہب نے دیا۔ عورتوں کو یہ حقوق کسی مستقل اور محنت کے صلے اور بھر اللہ نے ان پر عمل کرنے پر انعامات اور انکو چھوڑنے پر عذاب کی خبر دی ہے۔ اسلام نے عورت کو زندہ رہنے کا حق، مساوات کا حق، عزت دینے کا حق، انصاف کا حق، سیاسی حقوق، تعلیم کا حق یعنی وہ تمام حقوق مہیا کئے جس سے عورت کی زندگی خوشگوار بن سکے

عورت کے حقوق

زندگی کا حق:
اسلام نے عورت کو زندہ رہنے کا حق دیا ہے۔
من قتل نفس بغیر نفس او فسادا فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا
جس نے کسی جان کو قتل کیا اور زمین میں فساد پھیلایا گویا اس نے پوری انسانیت کا قتل کیا

مساوات کا حق:
اسلام نے عورت کو مرد کے برابر قرار دیا
یا ایھا الناس انا خلقنکم من ذکر وانثی وجعلنکم شعوبو وقبائل
اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہارے قبائل بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو

عزت دینے کا حق:
اسلام نے اس بات کا حکم دیا کہ عورت کی عزت کی جائے

لقد کرمنا بنی آدم
ہم نے آدم کی اولاد کو عزت بخشی

④ تعلیم کا حق

اسلام نے عورت کو تعلیم حاصل کرنے کا حق دیا
علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت کا حق ہے

حضرت عائشہ رض سے جلیل القدر صحابہ مشورہ کرنے آتے اور مسئلوں کا حل دریافت کرتے کیونکہ انکے پاس علم بہت زیادہ تھا

⑤ مال کا حصول حق

اسلام نے عورت کو اس کا مال دینے کا حق دیا

للرجال نصیب مما اکتسبو و للنساء نصیب مما اکتسبن
مرد جو کمائے اسکا لیے اور عورت جو کمائے وہ اسکا لیے

⑥ انصاف کا حق

اسلام نے عورت کو انصاف دینے کا حق دیا

قل امر ربی بالقسط
کہہ دیجئے میرے رب نے مجھے انصاف کا حکم دیا

⑦ سیاسی حقوق:

اسلام نے عورت کو سیاسی حقوق بھی دیئے۔ عورتوں سے رائے لینے کا حق دیا۔ جب حضرت عثمان کی تعیناتی کا عمل چل رہا تھا تو حضرت عبدالرحمن بن عوف نے گھر گھر عورتوں سے رائے لی۔ اسلام ساتھ ہی مدینہ میں ہی کسی دے کا موقع دیا۔

حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ حق مہر کے متعلق کوئی قانون بنا دینے
تو ایک عورت نے انکو ٹوکا اور قرآن کی آیت پڑھی تو حضرت
عمرؓ نے وہ قانون نہیں بنایا

(4) ازدواجی حقوق

(i) نکاح کا حق:

اسلام نے عورت کو نکاح کرنے کا حق دیا۔ اگر ایک عورت کا خاوند فوت ہو گئے تو وہ عدت کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے

اپنی عورتوں کو طلاق کے بعد شوہروں سے نکاح کرنے سے نہ روکو

(ii) حق مہر کا حق

اسلام نے عورت کو حق مہر دینے کا حکم دیا ہے۔ اور اس بات پر تنقید بنائے کے چاہیے کتنی ہی حق مہر ہو انہیں واپس لوٹاؤ

اور انکا مہر انہیں خوشی خوشی ادا کرو

(iii) نان و نفقہ کا حق

اسلام نے مرد کو عورت کے تمام ضروریات کو پورا کرنے کا حکم دیا ہے

الرجال قوامون علی النساء

مرد عورتوں پر محافظ اور منتظم ہے

(5) اسلام میں اقلیتوں کے حقوق

تعارف:

اسلام نے اقلیتوں کے حقوق کو یقینی بنانے کے لئے بہت سی آیات اور احادیث نازل فرمائی۔ اسلام دنیا کا وہ واحد

مذہب جو اقلیتوں کو اس قدر زیادہ حقوق مہیا کرتا ہے ورنہ دنیا میں اقلیتوں کو دور کی بات اکثریت کے حقوق بھی محفوظ نہیں۔

اقلیتوں کے حقوق

(i) جان کے تحفظ کا حق:

اسلامی اقلیتوں کی جان کی ذمہ داری لیتا ہے۔ انکو محفوظ کرنے کی ذمہ داری ریاست پر ڈالتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ایک شخص سے ایک غیر مسلم کا قتل ہو گیا تو آپؐ نے اس شخص کو بھی قتل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا اقلیتوں کے حقوق کی ذمہ داری میری سب سے بڑی ذمہ داری ہے

حضرت علیؓ فرماتے ہے

انکی جانیں ہماری جانوں کی طرح ہے۔ انکے خونوں کی دیت ہمارے خونوں کی دیت کے برابر ہے

(ii) مال کا تحفظ

اسلام اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کا حکم دیتا ہے اور انکے مال مسلمانوں کے مال کی طرح قرار دیتا ہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہے

انکا مال ہمارے مالوں کی طرح ہے

(iii) معاشرتی زندگی کا حق:

اقلیتوں پر معاشرتی زندگی گزارنے میں کسی قسم کی کوئی پابندی عائد نہیں ہے وہ اپنے تہوار منا سکتے ہے۔ حضرت خالد بن ولید جو اہل حیرہ کی فتح پر جو خط لکھا تھا اس میں مندرجہ ذیل باتیں لکھیں

ان کو قانوس اور گھنٹیاں بجانے سے نہ روکا جائے اور نہ ہی انہیں یوم عید پر تثلیث نکالنے سے روکا جائے

(۸) سیاسی حقوق:

اسلامی ریاست اس بات کو یقینی بنائے گی کہ اقلیتوں کو سیاست میں نظر انداز نہیں کیا جاتا ہے۔ انہیں ووٹ دینے کا حق ہوگا۔ ان کے لیے سیاست میں مخصوص نشستیں ہوں گی۔ ان کو اسلامی قوانین پر عمل کرنے پر زور نہیں دیا جائے گا۔

(۹) عبادات کا حق:

اسلامی ریاست میں اقلیتیں کھلے عام اور بغیر کسی روک ٹوک کے عبادت کر سکیں گی۔ ان پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہوگی۔

لا اکراہ فی الدین
دین میں کوئی جبر نہیں۔

حتیٰ کہ عہد نبوی میں جب نجران سے یہودیوں کا قافلہ آیا تو انہیں مسجد میں ٹھہرایا گیا

خلاصہ بحث:

چنانچہ اسلام ایک مکمل دین ہے۔ جو ہر طرح کے استحصال، ظلم اور حق تلفی سے منع کرتا ہے۔ اس دین نے جہاں اپنے ماننے والوں کو حقوق مہیا کیے وہیں غیر مسلموں کو بھی حقوق فراہم کیا تاکہ انہیں ظلم سے بچایا۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ انہیں کھل کر جینے دیا جائے اور عوام الناس کو ان حقوق کے بارے میں بتایا جائے۔ عورت اور اقلیتیں معاشرے کی کمزور اکائیاں ہیں لیکن انہیں یہ حقوق مہیا کر کے اسلام نے انہیں یہ عزت بخشی اور ظلم کے حفاظت فرمائی۔